کھانے میں لال بیگ یا مچھر گر جائے تو اس کھانے کو کھانے یا ضائع کرنے کا حکم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12376

تاریخ اجراء: 28 محرم الحرام 1444ھ / 27 اگست 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کھانے میں اگر لال بیگ یا مچھر گر جائے تو اس کھانے کا کیا کریں؟ اُنہیں نکال کر وہ کھانا کھالیں یا پھر اس کھانے کو ضائع کر دیں؟؟ رہنمائی فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق جن جانوروں میں بہتا خون نہیں ہوتا، وہ جانور پانی میں گر جائیں یا پانی میں گر کر مر جائیں تو پانی ناپاک نہیں ہوتا، **لہذا پوچھی گئی صورت میں لال بیگ یا مچھر کے کھانے میں گرنے سے کھانا، ناپاک نہیں ہو گا۔ ان چیزوں کو نکال کر وہ کھانا کھایا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر طبیعت اس کھانے کی طرف مائل نہ ہو تو ممکنہ صورت میں کسی جانور یا پرندے کو وہ کھانا کھلا دیا جائے تاکہ وہ کھانا ضائع نہ ہو اور مال کا اسراف نہ ہو۔ ہاں! اگر اس کھانے میں لال بیگ یا مچھر کے اجزاء بکھر چکے ہوں تو اب اسے کھانا شرعاً جائز نہیں ہو گا۔**

جن جانوروں میں بہتا خون نہیں ہوتا، ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا جیسا کہ فتاوی عالمگیری، بدائع الصنائع وغیرہ میں مذکور ہے: ”والنظم للاول“ موت ما لیس له نفس سائلة في الماء لا ینجسه كالبق والذباب والزنابیر والعقارب ونحوها“ یعنی پانی اس جاندار کی موت سے نجس نہیں ہوتا جس میں بہتا خون نہ ہو، جیسے کھٹمل، مکھی، بھڑ اور بچھو وغیرہ۔“ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 24، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ، ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہو گا۔ مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں اور سالن کو کام میں لائیں۔“ (بہار شریعت، ج 01، ص 338، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حشرات الارض کھانے میں گریں اور ان کے اجزاء بکھر جائیں تو اس کھانے کے متعلق فتاویٰ شامی میں منقول ہے: ”في التتارخانية: دود لحم وقع في مرقة لا ينجس ولا تؤكل المرقة إن تفسخ الدود فيها اهـ أي: لأنه ميتة وإن كان طاهرا. قلت: وبه يعلم حكم الدود في الفواكه والثمار“ ترجمہ: ”تتارخانیہ میں ہے کہ گوشت کا کیڑا اگر شوربے میں گر جائے تو وہ نجس نہیں ہوگا۔ البتہ اگر وہ کیڑا اس میں پھٹ گیا ہو تو اس شوربے یا سالن کو نہیں کھا سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کیڑا پاک ہونے کے باوجود مردار ہے (اور مردار کھانا جائز نہیں) علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ اسی سے خشک اور تر پھلوں میں پائے جانے والے کیڑے کا بھی حکم معلوم ہو گیا۔“ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 620، مطبوعہ کوئٹہ)

دُرِ مختار میں ہے: ”فلو تفتت فيه نحو ضفدع جاز الوضوء به لا شربه لحرمة لحمه“ یعنی اگر (آبی) مینڈک کے اجزاء پانی میں بکھر جائیں، تب بھی اس پانی سے وضو جائز ہے لیکن اس کا گوشت حرام ہونے کی وجہ سے اس پانی کو پینا جائز نہیں۔

(لحرمة لحمه) کے تحت فتاویٰ شامی میں ہے: ”لأنه قد صارت أجزاؤه في الماء فيكره الشرب تحريما كما في البحر۔“ ترجمہ: ”کیونکہ اس کے اجزاء پانی میں گھل چکے ہیں، لہٰذا اس پانی کا پینا مکروہِ تحریمی ہے، جیسا کہ بحر میں مذکور ہے۔“ (الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 367، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: ”پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کوئیں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے۔“ (بہارشریعت، ج 01، ص 338، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net